پاداشِ عمل کا عذاب اور پاکستان

محمد جاوید اختر

''نقیبِ ختم نبوت'' کی فروری ۲۰۰۹ء کی اشاعت میں جناب ارشاد احمد حقانی کا ایک طویل کالم نقل ہوا۔
اسی حوالے سے بعض مفید اور قیمتی باتیں ہمارے رفیقِ فکر محترم محمد جاوید اختر نے بھی قلم بند کی ہیں۔ (ادارہ)

(۱)

تحریک آزادیٔ ہند کے دوران ہمیشہ سے ہی انگریزوں سے ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ کیا جاتا رہا تھا لیکن دوسری جنگِ عظیم (۱۹۳۹ء۔۱۹۴۵ء) کے بعد جب انگریز کے ہندوستان سے چلے جانے کے آثار بالکل نمایاں ہو گئے تو مسلمان سیاسی اکابرین نے مسلمانوں کے مستقبل کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اپنے پلیٹ فارم سے مختلف سیاسی مواقف کے ساتھ آزادی کی جدوجہد کو آگے بڑھایا۔ خصوصاً تحریک خلافت کے دوران ابھرنے والی سیاسی قیادت میں سے ایک طبقہ (کانگریس کے ہم خیال مسلمان، جمعیت علماء ہند وغیرہم) مختلف قومی سیاسی جماعتوں کے باہمی اتحاد کے زور پر متحدہ ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ کرنے لگا۔ یہ جدوجہد بھی یقیناً مسلمانوں کے بہتر مستقبل ہی کے لیے تھی اور اخلاص کے ساتھ تھی۔ یہ لوگ آزادیٔ ہند میں انگریز کو منصف ماننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ انگریز، ہندوستان چھوڑ کر چلے جائیں تو ہندوستان کی باسی اقوام اپنے مستقبل کا فیصلہ خود مل بیٹھ کر کر لیں گی۔ انگریز سے کسی بھلائی، اچھائی یا انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ دوسری طرف کچھ سیاسی اکابر (مجلس احرار اسلام) تقسیم ہند کے اس فارمولے یا طریق کار سے اختلاف کر رہے تھے جو مسلم لیگ نے پیش کیا تھا۔ جبکہ تقسیم ہند کے حامی طبقے کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ تھی جس نے دوقومی نظریہ اور نفاذِ اسلام کے لیے قیامِ پاکستان کو، بالفاظ دیگر تقسیم ہند کو، ناگزیر قرار دیا تھا۔

☆ مجلس احرار اسلام، مسلم عوام کو سیاسی طور پر بیدار اور آزادی کی جدوجہد میں شامل کرنے والی ہندوستان کی پہلی جماعت تھی۔

☆ کشمیر کو انگریزوں نے ڈوگرا راج کے ہاتھوں خاموشی سے بیچ ڈالا تھا۔ ۳۱۔۱۹۳۰ء میں احرار نے ہی ایک زبردست تحریک چلا کر وہاں آزادی کی لہر پیدا کی۔

☆ تحریک کشمیر کے بعد احرار کے کریڈٹ پر تحریکوں کا ایک تسلسل ہے۔ مثلاً ...... تحریک استقلال مسلمانان

کپورتھلہ (۱۹۳۳ء)،تحریک تحفظ ختم نبوت (۱۹۳۴ء)،تحریک خدمتِ خلق وامدادزلزلہ زدگان کوئٹہ(۱۹۳۵ء)تحریک تحفظ مسجدشہید گنج (۳۶۔۱۹۳۵ء)، تحریک مدح صحابہ،لکھنؤ (۳۷۔۱۹۳۶ء)،تحریک استقلال مسلمانانِ ریاست جیند (۱۹۳۷ء)،تحریک بحالی حقوق مسلمانانِ ریاست بہاول پور(۱۹۳۸ء)،تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ (۱۹۳۹ء)،تحریک تحفظ مسجد منزل گاہ سکھر سندھ(۱۹۳۹ء)،تحریک خدمتِ خلق و امدادمتاثرین قحطِ بنگال وفسادات بہار(۱۹۴۲ء)،تحریک اقامتِ حکومتِ الٰہیہ (۱۹۴۳ء)......وغیر ہا۔

☆ ردّ قادیانیت کے لیے بے مثال قربانیاں احرار ہی نے دیں۔اوراس فتنے کی سیاسی اورعوامی سطح پر سرکوبی کی۔

☆ مجلس احرار کا سیاسی مؤقف مسلمانانِ برصغیر کے بہترین مفاد میں تھااور دیانت اورخلوص پر مبنی تھا۔

(۲)

ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک بار دارِ بنی ہاشم ملتان میں خطبۂ جمعہ کے دوران ارشادفرمایا کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں جامعہ خیرالمدارس ملتان کے سالانہ جلسے میں بانیانِ پاکستان (اس وقت کے حکمرانوں) کو پاکستان میں نفاذِ اسلام کا وعدہ یاد دلاتے ہوئے سورۃ المائدہ کی آیات (۱۱۲،۱۱۳،۱۱۴،۱۱۵) کی روشنی میں فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص یا قوم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو اس کی کسی نعمت سے مشروط کرے اور پھر اس نعمت کے حصول کے بعد احکاماتِ الٰہی کی بجا آوری سے پہلو تہی اختیار کرے تو وہ شخص اور وہ قوم عذابِ الٰہی کی مستحق ٹھہرتی ہے۔ایک ایسا عذاب جس کا تصور بھی مشکل ہے اور تحمل بھی۔

اس موقع پر پہلے تو حضرت امیر شریعتؒ نے یہ آیات قرآنی اپنے بے مثال نورانی لحن میں تلاوت فرمائیں:

اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ o قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ نَّاْکُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ نَکُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ o قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ o قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ o

پھر ان کا ترجمہ وتشریح بتلاتے ہوئے فرمایا کہ:

اور جب سیدنا مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے ان سے کہا: اے عیسیٰ ابن مریم! کیا آپ کا پروردگار ایسا کرسکتا ہے کہ آسمان سے ہم پر ایک خوان اتار دے؟ یعنی ہماری غذا کے لیے آسمان سے غیبی سامان کردے تو سیدنا عیسیٰ نے فرمایا:

''اللہ سے ڈرو اور ایسی فرمائش نہ کرو، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔'' حواریوں نے کہا کہ ہمارا مقصود اس سے قدرتِ الٰہی کا امتحان نہیں ہے، بلکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں ہمیں آسمانی غذا میسر آجائے تو ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل آرام پائیں اور ہم جان لیں کہ آپ نے جو کچھ بھی ہمیں بتلایا وہ سب سچ تھا، اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں۔ اس پر سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے دعا کی: ''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک خوان بھیج دے کہ اُس کا آنا ہمارے لیے اور ہمارے اگلے اور پچھلوں سب کے لیے عید قرار پائے اور تیری طرف سے فضل وکرم کی ایک نشانی ہو۔ تو ہمیں روزی عطا فرمادے اور تُو تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔'' تب بارگاہِ الٰہی سے ارشاد ہوا کہ:

''میں تمہارے لیے خوان بھیجوں گا لیکن جو شخص اس کے بعد بھی راہِ حق سے انکار کرے گا، تو میں اُسے پاداشِ عمل میں عذاب دوں گا۔ ایسا عذاب کہ تمام دنیا میں کسی آدمی کو بھی ویسا عذاب نہیں دیا جائے گا۔''

آیات کا مفہوم ومعنیٰ بیان فرمانے کے بعد حضرت امیر شریعتؒ نے فرمایا...... اے اکابرِ مسلم لیگ! تم لوگوں نے قیامِ پاکستان کا مطالبہ اس بنیاد پر کیا کہ ہم اس ملک میں اسلام نافذ کریں گے۔ خلفائے راشدین کے دور کی طرح تمام پاکستانی شہریوں کو انصاف، کتاب اللہ کے مطابق ملے گا۔ شریعت مطہرہ کی روشنی میں لوگوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت اور معاشی کفالت ہوگی۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ ملک تمہیں عطا فرما دیا۔ اب تمہاری ذمہ داری ہے کہ اپنے وعدے کے مطابق اس میں شریعت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) نافذ کرکے دکھاؤ۔ اگر تم نے اس سے پہلو تہی اختیار کی تو پھر اللہ کی سنت یہی ہے کہ بحیثیت قوم ہم سب کسی ایسے عذاب کے مستحق ٹھہریں گے جو اقوامِ عالم میں سے شاید کسی اور کو کبھی نہ ملا ہوگا۔''

(۳)

۱۹۷۱ء کی جنگ میں دونوں پڑوسی ملکوں کے تصادم میں ۹۰ ہزار پاکستانی فوجیوں کا جنگی قیدی بننا، دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کے جرنیل کا ڈھاکہ کے کھلے میدان میں۔ ہتھیار ڈالنا، اسلامی تاریخ کی سب سے ذلت آمیز شکست ہی تو تھی۔ اور پھر ۲۰۰۱ء سے جاری نام نہاد ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' ساری کی ساری، ہماری ذلت اور خواری کے آثار وشواہد سے بھری ہوئی ہے۔

☆☆☆